



سوال

اگر کچھوا حلال ہے تو کس بنیاد پر؟ وہ تو کافی عرصہ پانی کے بغیر بھی زندہ رہے سکتا ہے، تو اس طرح وہ پانی خشکی دونوں کا جانور ہوا۔

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام على رسول اللہ، أما بعد!

درج ذیل دلائل کی بنا پر کچھوا حلال ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُفُوا عَنَّا فِي الْأَرْضِ عَلَّالًا يَلْبَسُونَ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ (168)

اے لوگو! ان چیزوں میں سے جو زمین میں ہیں حلال، پاکیزہ کھاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی مت کرو، بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اور فرمایا :

وَقَدْ فَضَّلَ لَكُمْ بَاطِنَ الْأَنْعَامِ (119)

حالانکہ بلاشبہ اس نے تمہارے لیے وہ چیزیں کھول کر بیان کر دی ہیں جو اس نے تم پر حرام کی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے کچھوا کھانے کو حرام نہیں قرار دیا لہذا حلال ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ (المائدة: 96)

تمہارے لیے سمندر کا شکار حلال کر دیا گیا۔

مندرجہ بالا آیت مبارکہ میں سمندر کے شکار کو حلال قرار دیا گیا ہے، اس میں سمندر کا ہر قسم کا شکار آجاتا ہے چاہے وہ محلی ہو یا کوئی اور چیز۔

سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے اللہ کے رسول (ﷺ) سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ (پینے کے لیے) تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں۔ اگر ہم اس سے وضو کرنے لگیں، تو پیا سے رہ جائیں، تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

بِمَا ظَنَرْتُمْ أَنَّهُ نُحْلٌ مِنْ مَيْمَنَةٍ (سنن أبي داود، الطهارة: 83، سنن ترمذی، أبواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: 69) (صحیح)

سمندر کا پانی پاک اور اس کا مردہ حلال ہے۔



مندرجہ بالا حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ سمندر کا مردار حلال ہے چاہے وہ بچھلی ہو یا کوئی اور چیز۔

واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی